انوارِ فضائلِ قرآن

علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری

مسلم کتابوی لاہور

علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری

مسلم کتابوی لاہور
ھدیہ: دس روپے

فہرست مضامین

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَمَاْوَانَا وَمَلْجَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَحِزْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ

آغازِ سخن

قرآن کریم خدائے قدوس کا نازل کردہ وہ آخری اور ابدی پیغام ہے جس پر عمل پیرا ہو کر ہی ہم عروج و ارتقاء کی منزلیں طے کر سکتے ہیں اور اگر اس کو پس پشت چھوڑ دیں گے تو پھر ذلت و رسوائی ہی ہمارا مقدر ہوگی۔

حضور اقدس صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں، اِنَّ اللّٰہَ یَرْفَعُ بِھٰذَا الْکِتَابِ اَقْوَامًا وَّیَضَعُ بِہٖ اٰخَرِیْنَ (صحیح مسلم ۱/۲۷۲) یقیناً اللہ تعالیٰ اس کتاب کے ذریعہ بہتوں کو بلند فرماتا ہے، اور اس سے دوسرے بہت سے لوگوں کو نیچے گرا دیتا ہے یعنی جو اس کتاب پر ایمان لاتے اور عمل کرتے ہیں ان کو بلندی عطا فرماتا ہے اور جو ایسا نہیں کرتے ہیں، ان کو گرا دیتا ہے۔ لہٰذا اگر ہمیں سربلندی مطلوب ہے تو ضرور کتاب اللہ پر پورا پورا ایمان رکھنا ہوگا۔ اور اس کی تلاوت کو شب و روز کا وظیفہ بھی بنانا ہوگا کہ یہی قرآن فہمی، قرآن سے سچی دلچسپی اور قربِ خداوندی کی کنجی ہے۔ پس اسی

مقصدِ خیر کے تحت یہ مختصر کتاب ہدیۂ ناظرین ہے کہ مسلمان اس کو پڑھیں اور اس پر عمل کرتے ہوئے تلاوتِ کلامِ الٰہی کے عادی بنیں اور وقار و سربلندی کے مستحق ہوں۔

واضح ہو کہ یہ کوئی مستقل تصنیف نہیں ہے، بلکہ محبِ گرامی حضرت مولانا افتخار احمد قادری سابق استاذ الجامعۃ الاشرفیہ کی تصنیف "فضائلِ قرآن" کی تلخیص ہے جسے راقم سطور بعض روایات و تشریحات کے اضافے کے بعد پیش کرنے کی سعادت حاصل کر رہا ہے۔

محمد عبدالمبین نعمانی قادری

○ قرآن کا تعارف ○

حدیث ① حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ کہتے ہیں۔ میں نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے۔ جلد ہی ایک فتنہ ہوگا۔ میں نے عرض کیا اس سے نکلنے کی کیا صورت ہوگی۔ حضور نے فرمایا اللہ کی کتاب، اس میں تم سے پہلے کی خبریں ہیں اور آنے والے وقت کی پیشین گوئیاں بھی اور موجودہ حال میں تمہارے لیے احکام بھی، یہ فیصلہ کن اور سچی کتاب ہے، کوئی مذاق نہیں۔ جو مغرور سرکش اسے چھوڑے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے توڑ دے گا۔ اور جو اس سے ہٹ کر کہیں اور ہدایت چاہے گا اسے صحیح راستے سے ہٹا دے گا۔ یہ کتاب اللہ تعالیٰ کی مضبوط رسی ہے اور حکمت والی نصیحت، اور یہی سیدھا راستہ ہے۔ یہ وہ ہے جس کے ذریعہ خواہشات بھٹکتی نہیں۔ اور نہ زبانیں اس میں خلط ملط کر سکتی ہیں۔ اور نہ اس سے علماء آسودہ ہو سکتے ہیں۔ اور اسے جتنا بھی پڑھا جائے اس میں کہنگی نہیں آتی۔ اس کے عجائب رموز و اسرار ختم نہیں ہو سکتے۔ یہ وہ کتاب ہے کہ جب جنوں

نے سُنا تو وہ بھی یہ کہے بغیر نہ رہ سکے ۔ اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَى الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ" (ہم نے ایک عجیب قرآن سُنا کہ بھلائی کی راہ بتاتا ہے تو ہم اس پر ایمان لائے)، جو اس کے مطابق کہے گا وہ سچ کہے گا، اور جو اس پر عمل کرے گا وہ اجر پائے گا، اور جو اس سے فیصلہ کرے گا انصاف کرے گا۔ اور جو اس کے ذریعہ لوگوں کو بلائے گا وہ سیدھے راستے کی طرف بلائے گا۔ (ترمذی ج ۲/۱۱۴ مشکوٰۃ ۱۸۶)

تعلیم قرآن

قرآن کی تلاوت اس بات پر موقوف ہے کہ آدمی پہلے قرآن کو پڑھے اور پڑھائے لہٰذا ذیل میں قرآنی تعلیم کے فضائل و برکات اور معلّمین قرآن کے درجات اجمالاً بیان کئے جاتے ہیں ۔

حدیث ② حضرت عثمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ خَیْرُکُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ تم میں سب سے بہتر وہ ہے جو قرآن کو سیکھے اور سکھائے (بخاری شریف ۲/۷۵۲، ابو داؤد مجیدی ۱/۲۲۹، ترمذی ۲/۱۱۴، ابن ماجہ ۱۹)

علامہ بدر الدین عینی اسکی شرح میں فرماتے ہیں، اس حدیث سے ثابت ہوتا ہے کہ قرآن کی تلاوت تمام اعمال صالحہ میں افضل ہے۔
(عمدۃ القاری ۲۰/۴۳)

حدیث ③ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت

ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جو قوم بھی کتاب اللہ کی تلاوت کرنے اور اس کو باہم پڑھتے پڑھانے کے لیے اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں جمع ہوتی ہے تو اس پر سکینت (رحمت وطمانیت) نازل ہوتی ہے۔ اور ان پر اللہ کی رحمت چھا جاتی ہے۔ اور فرشتے انہیں گھیر لیتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ان کا ذکر ان (فرشتوں) میں کرتا ہے جو قرب خاص میں ہیں (ابوداؤد ۱/۲۲۹، ابن ماجہ ۲۰ ترغیب وترہیب ۲/۱۶۳)

حدیث ④ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا تو گویا اس نے اپنے پہلوؤں میں علم نبوت لے لیا، ہاں اس کے پاس وحی نہ آئے گی، صاحب قرآن کو غصہ ہونے والوں کے ساتھ غصہ نہیں ہونا چاہیے۔ اور نہ جہالت کرنے والوں کے ساتھ جہالت کرنی چاہیے اس عالم میں کہ اس کے سینے میں اللہ تعالیٰ کا کلام ہے۔ (ترغیب ۲/۱۶۹، مستدرک ۱/۵۵۲ مطبوعہ حلب)

حدیث ⑤ حضرت معاذ جُہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو قرآن پڑھے گا۔ اور اس کے مطابق عمل کرے گا قیامت کے دن اس کے والدین کو ایک تاج پہنایا جائے گا۔ جس کی روشنی اس سورج کی روشنی سے بہتر ہوگی جو دنیا کے گھروں میں اتر آئے۔ پھر تمہارا کیا خیال ہے اس شخص کے بارے میں جس نے قرآن پر عمل کیا ہو۔ (ترغیب وترہیب ۲/۱۶۶ بحوالہ ابوداؤد واحمد وحاکم)

یعنی قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے کے والد کو جب یہ اعزاز بخشا جائے گا تو بھلا خود قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے کے مرتبے کا کیا حال ہوگا؟ یقیناً اس کو اس سے زیادہ روشن تاج سے نوازا جائے گا۔ کتنے خوش نصیب ہیں وہ والدین جن کی اولاد قرآن پڑھتی اور اس پر عمل کرتی ہے جس کی وجہ سے انہیں قیامت کے دن ایسا عظیم الشان تاج پہنایا جائے گا۔

حدیث ⑥ حاکم کی ایک روایت میں ہے کہ۔ قرآن پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے کے والدین کو تاج کے علاوہ دو ایسے بیش قیمت جوڑے بھی پہنائے جائیں گے جن کی قیمت پوری دنیا نہ ہو سکے گی۔ وہ کہیں گے ہمیں یہ کیوں پہنایا گیا۔ تو کہا جائے گا تمہارے لڑکے کے قرآن پڑھنے کی وجہ سے۔ (ترغیب و ترہیب ۲/ ۱۷۲)

حدیث ⑦ طبرانی کی ایک روایت حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو اپنے لڑکے کو قرآن کی تعلیم دے گا۔ کہ وہ اس میں غور و فکر کرے اللہ تعالیٰ اس کے اگلے پچھلے (صغیرہ) گناہ بخش دے گا۔ اور جو اپنے لڑکے کو واضح آیات کی تعلیم دے گا اس کو قیامت کے دن چودھویں کے چاند کی شکل میں اٹھائے گا۔ اور اس کے لڑکے سے کہا جائے گا پڑھ چنانچہ جیسے جیسے وہ پڑھتا جائے گا اللہ تعالیٰ اس کے والد کو ہر آیت کے ساتھ ایک درجہ بلند فرمائے گا اور وہ وہاں تک پہونچے گا جہاں تک قرآن کا حصہ اس کا ساتھ

دے گا۔ (جمع الفوائد) یعنی جہاں تک وہ پڑھتا جائے گا اس کے والد کو اتنے ہی درجے بلندی عطا کی جاتی رہے گی۔

حفظِ قرآن

حدیث ⑧ حضرت ابو اُمامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے۔ تم قرآن حفظ کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس دل کو جہنم کا عذاب نہ دے گا جس نے قرآن حفظ کیا (شرح السنہ محی السنہ لبغوی ۴/۴۳۶)

حدیث ⑨ حضرت عُقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، نبی اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اگر قرآن کسی کچی کھال میں ہو گا تو اس کو آگ نہ چھوئے گی، (احیاء العلوم ۱/۲۸۰)

یعنی جو قرآن یاد کرے گا اور اس پر عمل کرے گا اس کے جسم کو جہنم کی آگ نہ جلائے گی، اس حدیث کے اور بھی دوسرے مفہوم بیان کئے گئے ہیں۔

حدیث ⑩ حضرت مولائے کائنات علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا پھر اس کے حلال کو حلال سمجھا اور اس کے حرام کو حرام سمجھا، اللہ اس کو اس کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائے گا اور اس کی شفاعت اس کے گھر کے ایسے دس افراد کے حق میں قبول کرے گا جن کے لیے دوزخ لازم ہو چکی تھی۔ (ترمذی ۲/۱۱۴،

مشکوٰۃ ۱۸۷، ترغیب ۳/۱۶۲)

حدیث (۱۱) ایک حدیث میں فرمایا گیا ہے قرآن کے حافظ اللہ کے دوست ہیں ۔ جو ان سے دشمنی کرے گا گویا وہ اللہ سے دشمنی کرے گا۔ اور جو ان سے دوستی کرے گا۔ وہ گویا اللہ سے دوستی کرے گا۔ (کنز العمال ۱/۱۳۰)

حفظ کے بعد بھلانے کا گناہ

حدیث (۱۲) حضرت ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن سے تعلق باقی رکھو (اس کو برابر پڑھتے رہو) اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے۔ یقیناً قرآن پیروں میں بندھے اونٹوں سے نکل بھاگنے میں زیادہ تیز ہے (بخاری ۲/۷۵۳، مسلم ۱/۲۶۷، مشکوٰۃ ۱۹

حدیث (۱۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کسی کے لیے یہ بری بات ہے کہ وہ کہے میں فلاں فلاں آیت بھول گیا۔ بلکہ اسے بھلا دی گئی، قرآن خوب یاد کرتے رہو کیونکہ بلاشبہ وہ رسیوں سے بندھے اونٹوں سے زیادہ تیز نکل بھاگنے والا ہے ۔ (بخاری ۲/۷۵۲، مسلم ۱/۲۶۶، ترغیب ۲/۱۶۹)

چونکہ قرآن بھولنا گناہ ہے اور گناہ کا اظہار بھی گناہ، اس لئے قرآن

بھولنے پر یہ نہ کہنا چاہیے کہ میں فلاں فلاں آیت بھول گیا، بلکہ اگر ضرورت پڑے تو یوں کہے کہ وہ آیت بھلا دی گئی۔ یا، یاد نہ رہی۔ بھلانے کا ایک معنیٰ چھوڑنا بھی ہے لہٰذا یادداشت نہ رہنے پر یہ کہنا مومن کے لیے مناسب نہیں کہ میں نے قرآن کو بھلا دیا۔

حدیث ⑭ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میرے سامنے میری امت کے اجر و ثواب پیش کئے گئے یہاں تک کہ وہ تنکا بھی جسے آدمی مسجد سے نکال پھینکتا ہے۔ اور میرے سامنے میری امت کے گناہ پیش کئے گئے تو میں نے سب سے بڑا یہ گناہ دیکھا کہ قرآن کی کوئی سورت یا کوئی آیت کسی کو دی گئی پھر وہ اسے بھول گیا۔ (ترمذی ۲/ ۱۱۵، ترغیب ۲/ ۱۶۱)

حدیث ⑮ مسلم کی ایک روایت ہے، جب قرآن کا حافظ قرآن کو دن رات پڑھتا ہے تو اس کو یاد رکھتا ہے اور اگر اس کا اہتمام نہیں کرتا بھول جاتا ہے۔ (مسلم ۱/ ۲۶۷)

حدیث ⑯ حضرت سعد بن عبادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو انسان بھی قرآن پڑھے پھر اسے بھول جائے وہ اللہ تعالیٰ سے جذامی ہو کر ملے گا۔

(ابوداؤد ۱/ ۲۳۲، ترغیب ۲/ ۱۶۷، مشکوٰۃ ۱۹۱)

ان روایات سے وہ حفاظ سبق لیں جو قرآن یاد کرنے کے بعد اسے محض غفلت و سستی سے بھلا دیتے ہیں۔ البتہ وہ لوگ جن کا حافظہ

بڑھاپے یا بیماری کی وجہ سے کمزور ہو جاتا ہے وہ اس وعید سے خارج ہیں۔

آدابِ تلاوتِ قرآن

دیکھ کر تلاوت کرنا

حدیث (۱۷) اوس ثقفی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ قرآن حفظ سے (بغیر دیکھے) پڑھنا ایک ہزار درجہ (ثواب) رکھتا ہے۔ اور قرآن دیکھ کر پڑھنا دو ہزار درجہ، ایک اور حدیث میں ہے۔ قرآن دیکھ کر پڑھنا بے دیکھے پڑھنے پر وہی فضیلت رکھتا ہے۔ جو فضیلت فرض کو نفل پر ہے۔ (مشکوٰۃ ۱۸۸، ۱۸۹، الاتقان فی علوم القرآن للعلامۃ السیوطی علیہ الرحمۃ ۱/۱۰۸)

حدیث (۱۸) حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ میری امت کی سب سے بہتر عبادت دیکھ کر قرآن پڑھنا ہے۔ (کنز العمال ۱، ۱۲۸)

بعض روایات میں آیا ہے کہ قرآن کی طرف نظر کرنا عبادت ہے۔ (اشعۃ اللمعات ۲/ ۱۵۱)

دورانِ تلاوت رونا

حدیث ⑲ حضور اقدس سیّد عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، تم قرآن کی تلاوت کرو اور اس کے ساتھ رو دیا کرو اور اگر نہ رو سکو تو رونے کی صورت بناؤ الخ (ابن ماجہ ص ۹۵)

حدیث ⑳ طبرانی کی ایک روایت ہے سب سے اچھا قرآن پڑھنے والا وہ ہے جو غمگین ہو کر قرآن پڑھے۔ (مرقاۃ ۲/ ۶۱۵)

خوش آوازی سے تلاوت کرنا

حدیث ㉑ ابن عازب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن کو اپنی اچھی آوازوں سے مزیّن کرو۔ (احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ ص ۹۵، مشکوٰۃ ص ۱۹۱)

حدیث ㉒ طبرانی کی ایک روایت ہے اچھی آواز قرآن کی زینت ہے۔ (مرقاۃ ۲/۶۱۴)

حدیث ㉓ ایک دوسری روایت میں حضور نے فرمایا، قرآن کو خوش آوازی سے پڑھو اس لئے کہ جو قرآن خوش آوازی سے نہیں پڑھتا وہ ہم میں سے نہیں۔ (ابن ماجہ ص ۹۵، مشکوٰۃ ص ۱۹۰ بحوالہ بخاری شریف)

ابن ابی ملیکہ سے دریافت کیا گیا جس کی آواز اچھی نہ ہو؟ فرمایا اپنی کوشش بھر اچھی آواز سے پڑھے۔ (ترغیب ۳/ ۱۸۱)

حدیث (۲۴) حضرت فضالہ بن عُبَید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ یقیناً اللہ تعالیٰ اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والے سے جس توجہ سے سنتا ہے ویسا گانے والی لونڈی سے اس کا مالک بھی نہیں سنتا۔ (ابن ماجہ ۹۶ ترغیب ۲/۱۸۰، مستدرک ۱/۵۷۱)

خوش آوازی کا معیار

حدیث (۲۵) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بلاشبہ لوگوں میں سب سے اچھی آواز سے قرآن پڑھنے والا وہ ہے کہ اگر تم اس کو پڑھتے ہوئے سنو تو گمان کرو کہ وہ اللہ سے ڈر رہا ہے۔ (ابن ماجہ ص ۹۵)

حدیث (۲۶) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تم قرآن عربی لحن میں اور عربوں کی آواز میں پڑھو۔ اہل عشق اور اہل کتاب (یہود و نصاریٰ) کے لحن سے بچو۔ (مشکوٰۃ ۱۹۱) حروف کی ادائیگی اور قواعدِ تجوید کی رعایت کرتے ہوئے پڑھنا خوب ہے۔ اور بے موقع کھینچ تان کرنا ممنوع۔

حدیث (۲۷) ایک حدیث اس طرح مروی ہے، کسی سے بھی اتنا عمدہ قرآن سننے میں نہیں آسکتا جتنا اس شخص سے جو اللہ سے ڈرتا ہے۔ (احیاء العلوم ۱/۲۹۴)

ٹھہر ٹھہر کر قرآن پڑھنا

حدیث (۲۸) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے حضور کی قرأت صاف صاف ہوا کرتی کہ ایک ایک حرف جدا جدا ہوتا۔ (ابوداؤد ۲۰۷/۱ مشکوٰۃ ۱۹۱)

حدیث (۲۹) حضرت ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دوسری روایت اس طرح ہے آپ فرماتی ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ٹھہر ٹھہر کر قرأت فرماتے الحمد للہ رب العٰلمین پڑھتے پھر ٹھہر جاتے پھر الرحمٰن الرحیم پڑھتے اور ٹھہر جاتے۔ (ترمذی ۱۱۶/۲، مشکوٰۃ ص۱۹۱)

دلجمعی کے ساتھ تلاوت کرنا

حدیث (۳۰) حضرت جندب بن عبد اللہ فرماتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، قرآن اس وقت تک پڑھو جب تک کہ تمہارے دل حاضر رہیں۔ اور جب تمہارے دل کے اندر پراگندی پیدا ہو جائے تو اٹھ جاؤ۔ (بخاری ۷۵۶/۲)

کیونکہ قرآن خدا کا کلام ہے اور اس کی تلاوت گویا خدا سے ہمکلامی ہے، اور ایسی ذات سے ہمکلامی کے وقت بندے کے اندر دلجمعی کا نہ ہونا ادب کے خلاف ہے۔ اور اس بات کا بھی اندیشہ

ہے کہ غفلت میں کلمات کی ادائیگی میں فرق نہ پڑ جائے تو بجائے ثواب کے عذاب کا مستحق گردانا جائے۔

قرآن سُن کر آبدیدہ ہونا

حدیث (۳۱) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ مجھ سے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جب کہ حضور منبر پر تشریف فرما تھے۔ مجھے قرآن سناؤ میں نے کہا میں آپ کو قرآن سناؤں حالانکہ آپ ہی پر قرآن نازل ہوا ہے۔ فرمایا میں یہی چاہتا ہوں کہ اپنے علاوہ کسی سے سنوں (عبداللہ بن مسعود فرماتے ہیں) پھر میں نے سورۂ نساء پڑھی۔ جب اس آیت تک پہونچا فَكَيْفَ اِذَا جِئْنَا مِنْ كُلِّ اُمَّةٍۭ بِشَهِيْدٍ وَّجِئْنَا بِكَ عَلٰى هٰۤؤُلَآءِ شَهِيْدًا (کیسی ہوگی جب ہم ہر امت سے ایک گواہ لائیں گے اور اے محبوب تمہیں ان سب پر گواہ اور نگہبان بنا کر لائیں کنز الایمان پ۵ ع۳) حضور نے فرمایا بس اتنا ہی کافی ہے۔ میں نے حضور کی طرف نگاہ اٹھائی تو کیا دیکھتا ہوں کہ حضور کی آنکھوں سے آنسو جاری ہیں۔ (بخاری ۲/۵۵، مسلم ۱/۲۷۰، مشکوٰۃ ۱۹۰)

فضائلِ تلاوتِ قرآن

قرآن کلام الٰہی ہے۔ اس کی تلاوت رب سے ہمکلامی کا درجہ رکھتی ہے تلاوت قرآن کے فضائل کثیر احادیث میں وارد ہیں۔ یہاں صرف چند احادیث پر اکتفا کیا جاتا ہے۔

حدیث ۴۲ حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اَفْضَلُ عِبَادَۃِ اُمَّتِیْ تِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ۔ میری امت کی سب سے بہتر عبادت قرآن کی تلاوت ہے۔ (احیاء العلوم امام غزالی ۱/۲۸۰، الاتقان ۱/۱۰۴)

حدیث ۴۳ ایک روایت میں ہے، حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، بندے قرآن کے سوا کسی چیز سے خدا کا اتنا قرب حاصل نہیں کر سکتے جتنا قرآن سے۔ (ترمذی ۲/۱۱۵) یعنی تلاوتِ قرآن سے بندہ خدا کا سب سے زیادہ قرب حاصل کر سکتا ہے۔

حدیث ۴۴ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ لوگوں میں سب سے بڑا عبادت گزار وہ ہے جو سب سے زیادہ قرآن کی تلاوت کرنے والا ہے۔ (کنز العمال ۱/۱۲۸)

حدیث ۴۵ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے

روایت ہے۔ رسول دوجہاں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا جس نے کتاب اللہ کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے اس کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا ثواب دس گنا ہوتا ہے میں نہیں کہتا الٓمٓ ایک حرف ہے۔ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ (ترمذی ۱۱۵/۲) اس طرح الٓمٓ پڑھنے سے تیس نیکیاں ملتی ہیں اور بقول بعض نوے کہ الف لام اور میم کے مجموعی حروف نو ہوئے۔

حدیث ○ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔ بلا شبہہ یہ قرآن اللہ کی (دی ہوئی) عمدہ غذا ہے۔ تم کو چاہیئے کہ اس کی عمدہ غذا کو طاقت بھر قبول کرلو۔ بیشک یہ قرآن اللہ کی رسی ہے اور روشن نور، اور نفع بخش علاج، جس نے اسے لیا اس کے لیے یہ بچاؤ کا سامان ہے۔ اور جس نے اس کی پیروی کی اس کے لیے وہ نجات ہے۔ اس میں کجی نہیں کہ وہ اسے درست کیا جائے۔ وہ ٹیڑھا نہیں ہوتا کہ اس کو سیدھا کیا جائے اس کے عجائب (علوم ومعارف) ختم نہیں ہوسکتے اور اس کو بار بار پڑھنے سے کہنگی نہیں آتی۔ تم اس کی تلاوت کرو اس لئے کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس کی تلاوت پر ہر حرف کے عوض دس نیکیوں کا اجر عطا کرے گا۔ سنو میں یہ نہیں کہتا کہ الٓمٓ ایک حرف ہے بلکہ الف ایک حرف لام ایک حرف اور میم ایک حرف ہے۔ (الترغیب والترہیب للمنذری ۵۹۲/۲ مطبوعہ مصر)

حدیث ۳۷ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جس نے قرآن پڑھا پھر سمجھا کہ کسی کو اس سے زیادہ ثواب ملا تو اس نے اس کو معمولی سمجھا جس کو اللہ تعالیٰ نے عظیم کیا ہے۔ (احیاء ۱/۲۷۹)

یعنی تلاوت قرآن پر جو اجر و ثواب ملتا ہے وہ سب سے عظیم ہے اسے معمولی نہیں سمجھنا چاہیئے۔

حدیث ۳۸ حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس کو قرآن میرے ذکر اور مجھ سے سوال کرنے کا موقع نہیں دیتا میں اس کو مانگنے والے سے زیادہ دیتا ہوں اور اللہ کے کلام کی فضیلت سارے کلام پر اس طرح ہے جیسے اللہ کو اس کی تمام مخلوق پر۔ (ترمذی ۲/۱۱۶)

یعنی جو قرآن کی تلاوت یا تعلیم میں اس طرح مشغول رہا کہ اپنی ضروریات کے لیے خدا سے سوال کرنے یا قرآن کے علاوہ کسی اور کلام سے اس کے ذکر کی مہلت نہ پاسکا تو خدائے تعالیٰ اس کو سوال کرنے والوں سے زیادہ عطا فرماتا ہے۔ اس سے یہ بھی معلوم ہوا کہ تلاوتِ قرآن افضل ترین ذکر ہے تو جو فضائل مطلق ذکر کے آیات و احادیث میں وارد ہوئے ہیں تالیِ قرآن (قرآن کی تلاوت کرنے والا) بدرجۂ اولیٰ ان کا مستحق ہے۔

حدیث ۳۹ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن صاحبِ قرآن آئے گا۔ توقرآن کہے گا اے رب اس کو آراستہ فرما، تو اسے عزت و شرافت کا تاج پہنایا جائے گا۔ پھر قرآن کہے گا اے رب اسے اور نواز تو اس کو عزت و کرامت کا جوڑ پہنایا جائے گا۔ پھر وہ کہے گا اے رب میرے اس سے راضی ہو جا، تو اللہ تعالیٰ اس سے راضی ہو جائے گا۔ پھر صاحبِ قرآن سے کہا جائے گا قرآن پڑھ اور اوپر چڑھ، اب وہ ہر آیت کے عوض ایک درجہ ترقی کرتا چلا جائے گا۔ (ترمذی ۲/۱۱۵)

حدیث (۲۰) حضرت ابوہریرہ ہی سے دوسری روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، کیا تم میں کوئی یہ پسند کرتا ہے کہ جب وہ اپنے اہل و عیال میں پہونچے تو تین حاملہ بھاری بھرکم اونٹنیاں پائے۔ ہم نے عرض کیا ہاں ضرور پسند کرتے ہیں حضور نے فرمایا۔ تو تم میں سے کوئی تین آیتیں جو نماز میں پڑھے یہ تینوں آئتیں اس کے لیے تین حاملہ فربہ بھاری بھرکم اونٹنیوں سے بہتر ہیں۔ (مسلم ۱/۲۷۰)

مطلب یہ ہے کہ دنیا کا قیمتی سے قیمتی مال قرآن پاک کی چند آیات کی تلاوت کے برابر نہیں کہ دنیاوی مال تو فنا ہونے والا ہے۔ اور اس کا ثواب اَبدی ہے۔ لہٰذا جب آدمی عارضی فائدے کے لیے دوڑتا ہے۔ تو ابدی فائدے کے لیے اس کو ضرور کوشش کرنی چاہیئے۔

حدیث (۲۱) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلا شبہہ اللہ عزوجل نے آسمانوں

د زمین کو پیدا کرنے سے ایک ہزار سال پہلے سورہ طٰہٰ و یٰسٓ پڑھی جب فرشتوں نے قرآن سنا تو کہا اس امت کو بشارت ہو جس پر یہ قرآن نازل ہوگا۔ اور ان سینوں کے لیے خوشخبری ہو جو اسے اپنے اندر محفوظ کریں گے۔ اور ان زبانوں کو خیر و خوبی ہو جن سے قرآنی کلمات ادا ہوں گے۔

(احیاء ۱/۲۸۰)

حدیث (۴۲) حضرت ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! مجھے کچھ اچھی باتیں بتائیے۔ حضور نے فرمایا۔ اللہ کا تقویٰ (خوف) اختیار کرو کیونکہ وہی سارے معاملات میں اصل کا درجہ رکھتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! اور کچھ ارشاد ہو۔ فرمایا قرآن کی تلاوت کرتے رہا کرو یقیناً یہ تمہارے لیے زمین میں نور ہے اور آسمان میں تمہارے لیے ذخیرہ و سرمایہ (ترغیب و ترہیب ۲/۱۶۶)

قرآن کے دنیا میں نور ہونے کا مطلب یہ ہے کہ جو اس کی تلاوت کرتا ہے حفظ کرتا ہے اور اس پر عمل کرتا ہے دنیا ہی میں لوگ اس کو عزت و احترام کی نظر سے دیکھتے ہیں اور اس کا چہرہ روشن و تابناک ہو جاتا ہے، اور اس کی زندگی خوش گوار گذرتی ہے۔ اور جہاں پڑھا جاتا ہے وہ جگہ بھی آفات و بلیات سے محفوظ ہو جاتی ہے۔ اور آسمان میں ذخیرہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ آخرت میں عظیم ثواب کا باعث ہوگا۔

حدیث (۴۳) حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی کہ نبی اعظم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ نماز کے اندر قرآن پڑھنا نماز

کے باہر قرآن پڑھنے سے افضل ہے اور نماز سے باہر قرآن پڑھنا تسبیح و تکبیر سے افضل ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور (نفل) صدقہ (نفل) روزہ سے افضل ہے اور روزہ جہنم سے بچنے کی ڈھال ہے۔ (مشکوٰۃ ۱۸۸)

آداب و فضائل قرآن

○

قرآن کا حق

حدیث (۲۲) حضرت عُبیدہ ملیکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔

اے قرآن والو (مسلمانو!) قرآن کو تکیہ نہ بناؤ۔ اور اس کی تلاوت کا جیسا حق ہے دن رات کے اوقات میں اس کی تلاوت کرو اور اس کو پھیلاؤ اور اس کو خوش الحانی سے پڑھو۔ اور اس کے مضامین میں غور و فکر کرو اس امید پر کہ تم کو کامیابی ملے۔ اور اس کے ثواب میں جلدی نہ کرو۔ اس لیے کہ اس کا ثواب عظیم (آخرت) میں بہر حال ملے گا۔ (مشکوٰۃ صہ ۱۹۲ بروایت شعب الایمان)

—○—

خلاصہ :- ① قرآن کو تکیہ نہ لگاؤ۔ یعنی اس پر ٹیک نہ لگاؤ یا اس سے غفلت نہ برتو۔
② دن رات زیادہ سے زیادہ اس کی تلاوت کرو۔
③ اس کو لوگوں تک پھیلاؤ یعنی اس کی تعلیم عام کرو۔
④ اس کو خوش آوازی سے پڑھنے کی کوشش کرو۔
⑤ اس کے معانی اور حکایات میں غور کرو۔
⑥ دنیا ہی میں اس کے ثواب کو مقصد نہ بناؤ کہ آخرت میں ضرور اس کا ثواب ملے گا۔ جو بہر حال دنیا کے ثواب سے بہتر ہے۔
⑦ قرآن ہی پر عمل کرنے میں کامیابی کی امید رکھو۔

قرآن وجہ سربلندی ہے

حدیث ㉕ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس قرآن کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کچھ قوموں کو سربلندی عطا کرتا ہے اور کچھ کو گراتا ہے۔ (مشکوٰۃ ۱۸۴، بروایت مسلم)

یعنی جو قرآن پر ایمان لائے عمل کرے اور اس کی تلاوت کرتا رہے تو اللہ تعالیٰ اس کو سربلندی عطا فرماتا ہے۔ اور جو اس کو چھوڑ بیٹھتا ہے۔ اس کو گرا دیتا ہے۔

جمع ہو کر قرآن سُننے والوں کی فضیلت

حدیث (۲۶) حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔ میں ایک روز کمزور مہاجرین کی جماعت میں بیٹھا تھا۔ اور حال یہ تھا کہ ان کا بعض بعض کی آڑ لیتا تھا کپڑے کی تنگی کی وجہ سے، اور ایک قاری ہمیں قرآن سنا رہا تھا۔ اچانک رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تشریف لے آئے اور ہمارے پاس کھڑے ہو گئے جب حضور کھڑے ہوئے تو قاری خاموش ہو گیا۔ حضور نے سلام کیا پھر فرمایا تم لوگ کیا کر رہے تھے۔ ہم نے عرض کیا اللہ کی کتاب (قرآن) بغور سن رہے تھے۔ تو فرمایا۔ تمام خوبیاں اس اللہ کو جس نے میری اُمت میں وہ لوگ پیدا کئے۔ جن کی صحبت کا مجھے حکم دیا گیا۔ راوی کہتے ہیں۔ پھر حضور ہمارے درمیان بیٹھ گئے۔ تاکہ خود کو ہم میں شامل فرمالیں۔ پھر اشارے سے فرمایا کہ اس طرح ہو جاؤ۔ تو لوگوں نے حلقہ باندھ لیا۔ اور سب کے چہرے حضور کے سامنے ہو گئے۔ پھر فرمایا اے غریب مہاجرین تمہیں قیامت کے دن پورے پورے نور کی بشارت ہو۔ تم غنی لوگوں سے نصف دن قبل جنت میں داخل ہو گئے اور اس نصف دن کی مقدار پانچ سو سال ہے (مشکوٰۃ ص۱۹۱)

قرآن سے خالی سینہ و مکان ویران ہے

حدیث (۲۷) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بلاشبہ وہ شخص جس کے سینے

میں قرآن کا کوئی حصہ نہیں وہ ویران گھر کی طرح ہے۔ (ترمذی ۲/۱۱۵، دارمی ۴۲۲ مطبع نظامی کانپور، مشکوٰۃ ۱۸۶، ترغیب ۲/۱۷۵، مستدرک ۱/۵۵۴)

حدیث (۴۸) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ بیشک گھروں میں سب سے زیادہ خالی گھر وہ ہے جس میں اللہ کی کتاب کا کوئی حصہ نہیں۔ (مستدرک ۱/۵۶۶ ترغیب ۲/۲۰۵)

حدیث (۴۹) امام غزالی حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قول نقل کرتے ہیں "بیشک وہ گھر جس میں قرآن کی تلاوت کی جاتی ہے وہ اہل خانہ کے ساتھ وسیع ہو جاتا ہے، اس کی خیر و برکت بڑھ جاتی ہے اس میں فرشتے آتے ہیں اور شیاطین نکل بھاگتے ہیں۔ اور وہ گھر جس میں کتاب اللہ کی تلاوت نہیں ہوتی وہ اہل خانہ کے ساتھ تنگ ہو جاتا ہے، اس کی خیر و برکت کم ہو جاتی ہے اور اس سے (رحمت کے) فرشتے چلے جاتے ہیں۔ اور اس میں شیاطین اپنا ڈیرا ڈال لیتے ہیں۔"

(احیاء العلوم ۱/۲۸۰)

دلوں کے زنگ کا علاج

حدیث (۵۰) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ان دلوں کو بھی زنگ لگ

جاتا ہے جس طرح لوہے کو پانی پہونچنے سے زنگ لگ جاتا ہے عرض کیا گیا ان کی صفائی کا کیا ذریعہ ہے۔ فرمایا، موت کا کثرت سے یاد کرنا اور قرآن کی تلاوت (مشکوٰۃ ۱۸۹)

دو چیزیں قابل رشک ہیں

حدیث (۵۱) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی، کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رشک صرف دو شخصوں پر ہو سکتا ہے ایک وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن دیا تو وہ رات اور دن کے لمحات میں اس کا اہتمام کرتا ہے۔ (یعنی اس کی تلاوت یا تعلیم میں مشغول رہتا ہے) اور دوسرا وہ شخص جس کو اللہ تعالیٰ نے مال دیا تو وہ اس سے رات اور دن کے اوقات میں (فی سبیل اللہ) خرچ کرتا ہے۔

(بخاری ۲/۷۵۱، مسلم ۱/۲۷۲، مشکوٰۃ ۱۸۴)

بڑی گھبراہٹ سے حفاظت

حدیث (۵۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تین ایسے شخص ہوں گے جنہیں سب سے بڑی گھبراہٹ (یعنی قیامت کے دن کی ہولناکی) خوفزدہ نہ کرے گی اور نہ وہ حساب کی گرفت میں ہوں گے۔ وہ لوگ تمام مخلوق کے حساب سے فارغ ہونے تک مشک کے ایک اونچے

ٹیلے پر ہوں گے۔ ایک وہ شخص جس نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے قرآن پڑھا، اور اس سے لوگوں کی امامت کی اس حال میں کہ لوگ اس سے خوش رہے دوسرا وہ داعی جو خدا کی رضا کے لیے نمازوں کی طرف بلائے (یعنی موذن) تیسرا وہ شخص جس نے اپنے اور اپنے رب کے درمیان اور اپنے اور اپنے غلاموں کے درمیان اچھا معاملہ کیا۔ (اوسط، صغیر، کبیر، طبرانی)

قرآن کا ماہر

حدیث (۵۳) حضرت عائشہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کا ماہر معزز فرشتوں (یا نبیوں یا صحابہ) کے ساتھ ہوگا۔ اور جو قرآن پڑھتا ہے اور وہ اس کے لیے دشوار ہوتا ہے۔ اس کے لیے دو اجر ہے۔ (مسلم ۱/۲۶۹، مشکوٰۃ ۱۸۴ بحوالہ بخاری ابن ماجہ ۲۷، ابو داؤد ۱/۲۰۹)

دو اجر یعنی ایک اجر تلاوت کا اور ایک قرآن کے لیے کوشش کا۔ یہ ماہر کے مقابلے میں نہیں ہے۔ ماہر قرآن کا ثواب بہر حال کئی گنا ہے۔ اور اس کی عظمت کے لیے یہی کافی ہے کہ اس کا حشر فرشتوں نبیوں اور صحابہ کے ساتھ ہوگا۔

قرآن کو خطرے کی جگہ نہ لیجاؤ

حدیث (۵۴) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی وہ کہتے ہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دشمن کی زمین پر سفر میں قرآن لے جانے سے منع فرمایا۔ (بخاری و مسلم)۔ اور مسلم کی ایک روایت اس طرح ہے۔ قرآن کے ساتھ سفر نہ کرو مجھے اس بات کا خوف ہے۔ کہیں اس کو دشمن نہ قبضے میں کر لے۔ (جس سے کہ بے حرمتی کا خطرہ ہے) (مشکوٰۃ ۱۹۱)

قرآن کھانے کمانے کیلئے نہ پڑھو

حدیث (۵۵) حضرت عمران بن حصین رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک قصہ گو کے پاس سے گذرے تو دیکھا کہ وہ تلاوت کرتا ہے، پھر مانگتا ہے تو آپ نے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن پڑھا۔ پھر فرمایا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا ہے۔ جو قرآن پڑھے تو چاہیئے کہ اس کے صدقے میں اللہ سے سوال کرے۔ اس لیے کہ عنقریب ایسی قومیں ہوں گی جو قرآن کو پڑھ کر اس کے ذریعہ لوگوں سے سوال کریں گی۔ (احمد، ترمذی، مشکوٰۃ ۱۹۲)

حدیث (۵۶) حضرت بریدہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو قرآن اس لیے پڑھے کہ لوگوں سے اس

کے ذریعے کھانا مانگے ۔ وہ قیامت کے دن ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کے چہرے پر صرف ہڈی ہو گی گوشت نہیں ہو گا ۔

(بیہقی، مشکوٰۃ ۱۹۳)

قرآن کی شفاعت

حدیث ۵۷ حضرت عبد الرحمٰن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ۔ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی ۔ قرآن جو بندوں کے لیے محبت کرے گا ۔ اس کا ایک ظاہر ہے ایک باطن، اور امانت، اور رشتہ جو پکارتا ہے ۔ سن لو جس نے مجھے جوڑا اس کو اللہ بھی جوڑے گا ۔ اور جس نے مجھے کاٹا اس کو اللہ تعالیٰ بھی کاٹے گا ۔ (مشکوٰۃ ص ۸۶)

یعنی جس نے اس کو پڑھا اور عمل کیا ہو گا ۔ اس کی حمایت میں محبت کرے گا ۔ اور جس نے اس کو چھوڑ دیا اس کی مخالفت میں ۔

حدیث ۵۸ حضرت ابو امامہ باہلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، انہوں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے فرماتے سنا ۔ قرآن پڑھو اس لیے کہ وہ قیامت کے دن اپنے پڑھنے والے کا سفارشی بن کر آئے گا ۔ (مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ۲/۵۸۸)

حدیث ۵۹ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے ۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا ۔ روزہ اور قرآن

رے کے لیے شفاعت کریں گے۔ روزہ کہے گا اے میرے رب میں نے اس کو دن میں کھانے پینے سے روک رکھا تھا۔ اس لیے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما اور قرآن کہے گا اے میرے پروردگار میں نے اس کو رات میں سونے نہیں دیا (اور تلاوت کے لیے بیدار رکھا) اس لیے میری شفاعت اس کے حق میں قبول فرما۔ چنانچہ دونوں کی شفاعت قبول کی جائے گی۔

(الترغیب والترہیب ۲/ ۱۷۰)

حدیث (۹۰) حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور سیدِ عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن شفاعت کرنے والا ہے اور اس کی شفاعت قبول ہو گی۔ اور مخالفت بھی کرنے والا ہے اور یہ بھی سنی جائے گی۔ جو شخص اسے اپنا رہنما بنائے گا، اس کو وہ جنت میں لے جائے گا۔ اور جو اسے پس پشت ڈالے گا اس کو جہنم میں پہونچائے گا۔ (ترغیب ۲، ۱۶۶)

بعض آیات اور سورتوں کے فضائل

قرآن پاک کی تلاوت اور اس کے آداب و فضائل کثیر احادیث کی روشنی میں بیان کیے جا چکے۔ اب ذیل میں قرآن کریم کی خاص خاص آیات اور بعض سورتوں کے مخصوص فضائل و برکات پر روشنی ڈالی جا

رہی ہے۔

بسم اللہ — بسم اللہ الرحمن الرحیم، ہر کتاب اور ہر کام کا ذریعہ آغاز ہے۔ اس کے بارے میں حدیث شریف میں ہے۔

حدیث (۶۱) جو بھی اہم کام بسم اللہ الرحمن الرحیم سے نہیں شروع کیا جاتا وہ ادھورا اور نامکمل ہے۔ (کنز العمال ۱/۲۲۰)

حدیث (۶۲) حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے ایک شخص نے بسم اللہ الرحمن الرحیم بڑی عمدگی اور خوبی سے پڑھا اس سے اس کی بخشش ہوگئی۔ (ایضاً و درمنثور ۱/۱۰)

حدیث (۶۳) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص اللہ عزوجل کی تعظیم و اجلال کے لیے بسم اللہ الرحمن الرحیم عمدہ شکل میں تحریر کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اسے بخش دے گا (درمنثور ۱/۱۰)

حدیث (۶۴) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، جو شخص احترام و تعظیم کے سبب زمین سے کوئی ایسا کاغذ اٹھاتا ہے جس میں بسم اللہ لکھا ہو تو اللہ کے نزدیک صدیقین میں لکھا جاتا ہے۔ اور اس کے والدین سے عذاب میں کمی کر دی جاتی ہے۔ (تفسیر کبیر ۱/۱۷۱، درمنثور ۱/۱۱)

حدیث (۶۵) حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول

اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بنی آدم اپنے کپڑے اتارتے وقت اگر
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ پڑھ لیں تو یہ ان کی شرمگاہوں اور
جنوں کی نگاہوں کے درمیان پردہ بن جاتا ہے۔ (تفسیر کبیر ۱/ ۱۷۱)

حدیث (۶۶) حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت
ہے۔ جب بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ نازل ہوئی بادل
مشرق کی طرف بھاگا۔ ہوا ٹھہر گئی۔ سمندر جوش میں آگیا، چوپاؤں نے توجہ
کے ساتھ اپنے کانوں سے سنا۔ شیاطین پر آسمان سے پتھر برسا۔
اور اللہ تعالیٰ نے اپنی عزت و جلال کی قسم کے ساتھ فرمایا، جس چیز پر بھی
اس کا نام لیا جائے گا وہ اس میں برکت دے گا۔ (تفسیر در منثور ۱/ ۹)

حدیث (۶۷) حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے۔
حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جب تم تباہی میں پڑ جاؤ۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ لَاحَوْلَ وَلَاقُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ الْعَلِیِّ
الْعَظِیْمِ پڑھو اس لیے اللہ تعالیٰ اس سے کئی طرح کی مصیبتیں دور
فرماتا ہے (در منثور ۱/ ۹، ۱۰)

سورۂ فاتحہ

سورۂ فاتحہ قرآن کی سب سے پہلی سورہ ہے۔ اور اس کے
فضائل و برکات بیشمار ہیں۔ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی نے
"اتقان" میں اس کے پچیس (۲۵) نام ذکر کیے ہیں۔ اور ہر ایک کے

اسباب بھی بیان کئے ہیں۔ جس سے اس کی فضیلت و اہمیت کا پتہ چلتا ہے۔

حدیث (۶۸) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ایک سفر میں تھے۔ آپ نے ایک جگہ پڑاؤ کیا۔ آپ کے پہلو میں ایک شخص اترا۔ اس کی طرف نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم متوجہ ہوئے۔ اور فرمایا۔ کیا میں تمہیں قرآن کی سب سے افضل سورۃ نہ بتا دوں اس نے کہا کیوں نہیں حضور نے فرمایا۔ الحمد للہ رب العلمین ہے (ترغیب ۲/۱۱۶ حاکم ۱/۵۶۰)

حدیث (۶۹) ایک روایت میں ہے حضرت جابر سے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے جابر کیا میں تم کو قرآن کی نازل شدہ سب سے اچھی سورۃ نہ بتا دوں۔ یہ سورۃ فاتحہ ہے۔ یہ ہر مرض کے لیے شفاء ہے۔ (کنز العمال ۱/۴۹۶)

ان دونوں روایتوں سے معلوم ہوا کہ سورۃ فاتحہ قرآن کی سب سے عظیم سورۃ ہے۔ یہاں تک کہ ایک روایت میں ہے۔

حدیث (۷۰) حضور نے فرمایا، یہ سورۃ قرآن عظیم ہے اور سبع مثانی۔

حدیث (۷۱) ایک روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ سورۃ فاتحہ قرآن کی ہر سورۃ کا بدل بن سکتی ہے۔ مگر کوئی سورۃ اس کا بدل نہیں ہو سکتی

حدیث (۷۲) ایک روایت میں ہے کہ اس میں سات آیتیں ہیں۔ اور ہر آیت قرآن کے ساتویں حصے کے برابر ہے۔ اور پوری سورۃ پورے قرآن کے برابر ہے۔ اس لیے جس نے ایک بار اس کو پڑھا

گویا اس نے پورا قرآن پڑھا۔

حدیث ۶۳ ایک روایت میں ہے جس نے سورۃ فاتحہ کی تفسیر جان لی اس نے گویا اللہ تعالیٰ کی نازل کردہ آسمانی کتابوں کی تفسیر جان لی۔ اور جس نے اس کی تلاوت کی گویا اس نے تورات و انجیل، زبور اور قرآن کی تلاوت کی۔

حدیث ۶۴ ایک روایت میں ہے کہ سورۃ فاتحہ پورے قرآن کے مقابلے میں سات گنا فضیلت رکھتی ہے۔

حدیث ۶۵ حضرت ابوہریرہ اور ابوسعید کی روایت میں ہے سورۃ فاتحہ زہر قاتل کا علاج ہے۔

حدیث ۶۶ حضرت حذیفہ کی روایت ہے کہ جب کسی قوم کا بچہ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ چالیس سال کے لیے اس سے عذاب ٹال دیتا ہے۔

حدیث ۶۷ حضور نے فرمایا سونے کے لیے بستر پر جا کر جس نے الحمد للہ اور قل ھو اللہ احد پڑھ لی۔ پھر موت کے علاوہ ہر چیز سے اس کو امان مل گئی۔

حدیث ۶۸ حضرت مجاہد فرماتے ہیں۔ چار بار ابلیس پھوٹ پھوٹ کر رویا ہے۔ جب سورۃ فاتحہ نازل ہوئی۔ جب اس پر لعنت بھیجی گئی۔ جب زمین پر آیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی ولادت ہوئی۔

حدیث (۷۹) حضرت عمران بن حُصین کی روایت ہے کہ جس نے گھر میں سورۃ فاتحہ اور آیۃ الکرسی پڑھ لی تو اس دن اس کے گھر والوں کو کسی جن یا انسان کی نظر نہ لگے گی۔
(فضائل قرآن (مولانا افتخار احمد قادری) ۱۴۱ تا ۱۵۰)

سورۂ بقرہ

اِتقان میں اس کے دو نام اور بتائے گئے ہیں۔ فِسْطاطُ القرآن اور سَنامُ القرآن۔ اس کے فضائل بھی کثیر ہیں۔ ذیل میں چند کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حدیث (۸۰) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی حضور نے فرمایا۔ تم اپنے گھروں کو قبرستان نہ بناؤ۔ جس گھر میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان بھاگ جاتا ہے۔ (مسلم ۱/۲۶۵، مشکوٰۃ ۱۸۴)

حدیث (۸۱) حضرت عبداللہ بن مسعود سے ایک روایت میں ہے۔ تم سورۃ بقرہ اپنے گھروں میں پڑھا کرو۔ اس لیے کہ شیطان اس گھر میں داخل نہیں ہوتا جس میں سورۃ بقرہ پڑھی جاتی ہے۔ (کنز العمال ۱/۱۴۷)

حدیث (۸۲) حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا، سورۃ بقرہ قرآن کا سَر اور اس کی چوٹی ہے۔ اس کی ہر آیت کے ساتھ اسی ۸۰ ہزار فرشتے اترتے ہیں (ترغیب ۲۰/۶۲۰)

آیۃ الکرسی

حدیث ۸۳ ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کی آیتوں کی سردار آیۃ الکرسی ہے۔ (مستدرک ۲/۲۶۰)

حدیث ۸۴ حضرت امام حسین بن علی رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھے گا، دوسری نماز تک اللہ کی حفاظت اور ذمہ میں رہے گا۔ (کنز العمال ۱/۱۲۱)

حدیث ۸۵ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اس کی اللہ تعالیٰ بذات خود روح قبض فرماتا ہے۔ اور وہ اس شخص کی طرح ہو جاتا ہے جس نے اللہ کے نبیوں اور رسولوں کی طرف سے جنگ کی ہو۔ اور وہ اس میں شہید ہوا ہو۔ (کنز ۱/۱۴۱)

حدیث ۸۶ حضور نے فرمایا۔ جو شخص ہر فرض نماز کے بعد آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اسے جنت میں داخل ہونے سے صرف موت ہی روکتی ہے۔ یعنی مرتے ہی جنت میں داخل ہو جاتا ہے اور جو شخص سوتے وقت آیۃ الکرسی پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے گھر اس کے پڑوسی کے گھر اور اس کے آس پاس کے گھروں کو

امان دیتا ہے۔ (کنز العمال ۱ر ۱۴۱)

حدیث ⑧⑦ ایک شخص نے رسول اللہ تعالےٰ علیہ وسلم سے شکایت کی کہ گھر کے اندر چیزوں میں کوئی برکت نہیں۔ حضور نے فرمایا، کیا تم آیۃ الکرسی نہیں پڑھتے۔ جس کھانے اور سالن پر تم آیۃ الکرسی پڑھوگے۔ اللہ تعالیٰ اس کھانے اور سالن میں برکت دے گا۔

(درمنثور ۱ر ۳۲۳)

حدیث ⑧⑧ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا ارشاد ہے۔ سورۂ بقرہ میں ایک آیت ہے۔ یہ قرآن کی آیتوں کا سر ہے۔ جس گھر میں یہ پڑھی جائے گی۔ اگر اس میں شیطان ہے تو وہ یقیناً بھاگے گا یہ آیت آیۃ الکرسی ہے۔ (کنز ۱ر ۱۴۱)

اٰمن الرسول

حدیث ⑧⑨ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے روایت ہے۔ وہ فرماتے ہیں۔ جس شخص نے رات میں سورہ بقرہ کا آخر پڑھ لیا اور عمدہ کیا۔ (درمنثور ۱ر ۳۷۸)

حدیث ⑨⓪ آپ ہی سے روایت ہے حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو کسی شب سورۂ بقرہ کی آخری دو آیتیں پڑھے گا یہ اسے کافی ہوں گی۔ (مشکوٰۃ ۱۸۵، بحوالہ بخاری ومسلم وابوداؤد، مسند حمیدی ۱ر ۲۵۲)

حدیث ⑨① حضور نے فرمایا۔ سورۂ بقرہ کی اخیر آیتیں مجھے زیر عرش کے خزانے سے ملی ہیں۔ اور مجھ سے پہلے کسی نبی کو نہ ملیں۔

(کنز ۱/ ۱۴۲)

آلِ عمران

حدیث (۹۲) نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے سورۂ آلِ عمران پڑھی اسے ہر آیت کے بدلے پُل صراط پر امان دی گئی۔ (کنز العمال ۱/ ۱۴۲)

حدیث (۹۳) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جو نادار شخص سورۂ آلِ عمران آخر شب میں نماز کے اندر پڑھے گا۔ یہ ایک بہترین خزانہ ہوگی۔ (درمنثور ۲/ ۲)

حدیث (۹۴) حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ جس شخص نے سورۂ آلِ عمران کا آخر (اِنَّ فِی خَلْقِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرضِ آخر سورہ تک) شب میں پڑھا۔ اس کے لیے پوری رات نماز پڑھنے کا ثواب لکھ دیا گیا۔ (مشکوٰۃ ۱۸۹)

سورۂ انعام

حدیث (۹۵) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ فرماتے ہیں۔ سورہ انعام اس شان سے نازل ہوئی کہ ستر ہزار فرشتے اسے پہونچانے آئے تھے۔ (کنز العمال ۱/ ۱۴۳)

حدیث (۹۶) حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایک

پکارنے والا پکارے گا۔ اے سورۂ انعام کے پڑھنے والے، سورۂ انعام اور اس کی تلاوت سے محبت رکھنے کے بدلے جنت میں آجاؤ۔ (درمنثور ۳،۲)

حدیث ⑨⑦ حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص فجر کی نماز جماعت سے پڑھتا ہے۔ اور اسی جگہ بیٹھ کر سورہ انعام کے شروع کی تین آیتیں پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کے لیے قیامت تک دعائے مغفرت کرتے رہیں گے۔ (درمنثور ۳،۳)

سورۂ رعد

حدیث ⑨⑧ حضرت جابر بن زید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے۔ انتقال کرنے والے کے پاس نزع کے عالم میں سورہ رعد پڑھنا مستحب سمجھا جاتا تھا۔ اس سے مرنے والے کی سختیاں کم ہوتی ہیں، اور اس کی روح نرمی و آسانی سے قبض کی جاتی ہے۔

(درمنثور ۴، ۴۲)

سورۂ کہف

حدیث ⑨⑨ حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی۔ رسولِ خدا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے سورۂ

کہف کی ابتدائی دس آیتیں حفظ کر لیں وہ دجّال کے فتنے سے محفوظ ہو گا۔ (مسلم ۱/ ۲۷۱، مشکوٰۃ ۱۸۵)

حدیث (۱۰۰) آپ ہی سے یہ روایت بھی ہے کہ جو شخص کہف کی ابتدائی تین آیتیں پڑھ لے وہ دجال کے فتنہ سے محفوظ رہے گا۔ (ترمذی ۲/ ۱۱۲، مشکوٰۃ ۱۸۷)

حدیث (۱۰۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورۂ کہف کا نام حائلہ ہے۔ یہ سورہ اپنے تلاوت کرنے والے اور جہنم کے درمیان حائل ہو جائے گی۔ (کنز ۱/ ۱۴۳)

حدیث (۱۰۲) حضرت ابو سعید سے روایت ہے کہ جو جمعہ کے دن سورہ کہف پڑھتا ہے۔ جہاں وہ پڑھتا ہے وہاں سے خانہ کعبہ تک کی مسافت کو نور روشن کر دیتا ہے۔ (کنز ۱/ ۱۴۲)

حدیث (۱۰۳) ایک روایت میں ہے کہ جمعہ کے روز سورہ کہف کی تلاوت دوسرے جمعہ تک کے گناہ کا کفارہ ہو جاتی ہے۔

(درمنثور ۴/ ۲۰۹)

حدیث (۱۰۴) حضور نے فرمایا۔ جس گھر میں سورہ کہف پڑھی جاتی ہے۔ اس میں رات کو شیطان داخل نہیں ہوتا۔ (کنز ۱/ ۱۴۲)

حدیث (۱۰۵) حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔

سورۂ سجدہ

رسول اللہ صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس شخص نے عشاء و مغرب کے درمیان تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ۔ (سورۂ ملک) اور الٓمٓ تنزیل السجدہ (سورۂ سجدہ) پڑھی۔ اس نے گویا شب قدر عبادت میں گذاری۔ (درمنثور ۵، ۱۷۰)

سورۂ یٰس

حدیث (۱۰۶) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے۔ قرآن کا دل یٰس ہے۔ جو شخص سورۂ یٰس پڑھے گا۔ اس کے لیے اس پڑھنے کے عوض دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھا جائے گا (ترمذی ۲، ۱۱۲، مشکوٰۃ ۱۸۷)

حدیث (۱۰۷) حضور صلی اللہ تعالے علیہ وسلم نے فرمایا۔ قرآن کا دل یٰس ہے۔ اللہ تعالیٰ کی خوشنودی، آخرت کی بہتری کی خاطر جو سورۂ یٰس پڑھے گا۔ اس کی مغفرت ہو جائے گی۔ تم اپنے مُردوں کے پاس اس کو پڑھا کرو۔ مُردوں کی قبروں کے پاس، یا مراد ہیں وہ لوگ جو قبروں کے پاس ہیں، یا مراد ہیں وہ لوگ جو مرنے سے قریب ہوں۔

حدیث (۱۰۸) حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورۂ یٰس پڑھو۔ بلا شبہہ اس

میں دس برکتیں ہیں۔

① اسے بھوکا پڑھے گا آسودہ ہوگا۔

② کوئی پیاسا پڑھے گا سیراب ہوگا۔

③ کوئی ننگا پڑھے گا لباس پہنے گا۔

④ کوئی غیر شادی شدہ پڑھے گا نکاح ہو جائے گا۔

⑤ کوئی خوفزدہ پڑھے گا اس کا خوف ختم ہو جائے گا

⑥ کوئی قیدی پڑھے گا۔ رہائی مل جائے گی۔

⑦ کوئی مسافر پڑھے گا تو تعاون ملے گا۔

⑧ مقروض پڑھے گا قرض ادا ہوگا۔

⑨ جس کی کوئی چیز گم ہو، پڑھے تو مل جائے۔

⑩ قریب مرگ پر پڑھی جائے گی تو روح نکلنے پر آسانی ہوگی۔

(کنز ۱۴۴/۱)۔

حدیث ⑩⑨ حضور نے فرمایا جو ہر رات سورۂ یٰسٓ پڑھتا ہے۔ وہ جب مرتا ہے تو شہید مرتا ہے۔ (درمنثور ۲۵۷/۵)

حدیث ⑪⑩ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو شخص دن کے ابتدائی حصہ میں سورۂ یٰسٓ پڑھتا ہے اس کی حاجتیں پوری کی جاتی ہیں۔ (مشکوٰۃ ۱۸۹)

حٰمٓ دُخان

حدیث ⑪⑪ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو

سورۃ حٰمٓ دُخان رات میں پڑھے گا۔ وہ صبح کو اس عالم میں ہوگا، کہ اس کے لیے ستر ہزار فرشتے استغفار کریں گے۔ (مشکوٰۃ ۱۸۷)

حدیث (۱۱۲) دوسری روایت ہے جو شخص جمعہ کی رات میں سورہٗ حٰمٓ دخان پڑھے گا۔ اس کی بخشش ہو جائے گی۔

(ترمذی ۲/ ۱۱۳، مشکوٰۃ ۱۸۷)

سورۂ فتح

حدیث (۱۱۳) حضرت عمر بن خطاب سے مروی، رسول اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ رات میرے اوپر ایک ایسی سورہ نازل ہوئی ہے جو دنیا اور جو کچھ دنیا میں ہے ان سب سے بہتر ہے۔ اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا الآیہ (بخاری ۲/ ۷۱۶، ترمذی ۲/ ۱۵۹، موطا امام مالک)

حدیث (۱۱۴) ایک روایت میں ہے کہ جو رمضان کی پہلی رات میں نفل نماز کے اندر اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا پڑھے وہ اس سال محفوظ و مامون رہے گا۔ (درمنثور ۷/ ۷۰)

سورۂ رحمٰن

حدیث (۱۱۵) حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہتے ہیں۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے فرماتے سنا کہ ہر چیز کی ایک دلہن ہوتی ہے۔ قرآن کی دلہن سورہ رحمٰن ہے۔ (مشکوٰۃ ۱۸۹)

سورۂ واقعہ

حدیث (۱۱۶) حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں جو ہر رات سورۂ واقعہ پڑھے گا وہ کبھی بھی فاقہ کا شکار نہ ہوگا۔ (اذکار امام نودی ۱۰۲)

حدیث (۱۱۷) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ سورۂ واقعہ بے نیاز کر دینے والی سورۃ ہے۔ اس لیے تم اسے خود بھی پڑھو اور اپنی اولاد کو اس کی تعلیم دو۔ (در منثور ۶/ ۱۵۳)

سورۂ حشر

حدیث (۱۱۸) حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے مروی رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو سورۂ حشر کا آخری حصہ لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ سے آخر تک پڑھے۔ اور اس رات اس کا انتقال ہو تو وہ شہید مرے گا۔ (کنز ۱/ ۱۴۷)

سورۂ ملک

حدیث (۱۱۹) حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کتاب اللہ کی ایک ایسی سورۂ

ہے۔ جس میں صرف تیس آیتیں ہیں۔ اس نے ایک شخص کی ایسی سفارش کی کہ اس کی بخشش ہوگی یہ ہے۔ تَبَارَكَ الَّذِي بِيَدِهِ الْمُلْكُ
(ترمذی ۲، ۱۱۳، ابن ماجہ ۲۷۲)

حدیث (۱۲۰) حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ سورۂ تبارک عذاب قبر سے بچانے والی ہے۔ (درمنثور ۶، ۲۴۶)

زُلزلت اور عادیات

حدیث (۱۲۱) حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی رسول اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اِذَا زُلْزِلَتِ نصف قرآن کے برابر۔ اَلْعَادِيَات نصف قرآن کے برابر۔ قل ھو اللہ تہائی قرآن کے برابر۔ اور قل یا یھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ (درمنثور ۶، ۳۸۳)

سورۂ تکاثر

حدیث (۱۲۲) حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے۔ رسولِ انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی روزانہ ایک ہزار آیتیں پڑھ سکتا ہے؟۔ صحابہ نے عرض کیا۔ کیسے اسکی طاقت ہوگی۔ حضور نے فرمایا۔ کیا تم میں کوئی اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ نہیں

پڑھ سکتا۔ (ترغیب ۲،۲۴۳) یعنی اس کا پڑھنا ایک ہزار آیتیں پڑھنے کے برابر ہے۔

اس کا دوسرا نام سورۂ عبادت بھی ہے۔

سورۂ کافرون

حدیث (۱۲۶) حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جو قل یا ایھا الکفرون پڑھے گا اس کیلئے یہ سورہ چوتھائی قرآن کے برابر ہو گی۔ (درمنثور ۶،۵،۴۰)

حدیث (۱۲۷) حضرت نوفل رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا یا رسول اللہ مجھے کسی ایسی چیز کی تعلیم دیجئے کہ جس بستر پر جانے کے وقت پڑھا کروں۔ حضور نے فرمایا۔ قل یا ایھا الکفرون پڑھا کرو اس لیے کہ یہ سورۂ شرک سے علیحدگی کا ذریعہ ہے۔

(مشکوٰۃ ۱۸۸، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، دارمی، ابن حبّان، مستدرک ابن ابی شیبہ)

سورۂ نصر

حدیث (۱۲۵) حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قل یا ایھا الکفرون چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ چوتھائی قرآن کے برابر،

اور اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ کنز ا/ ۱۲۱)

حدیث ﴿۱۲۶﴾ جُبیر بن مُطعم رضی اللہ عنہ سے مروی کہ انہیں حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے بوقت سفر بسم اللہ کے ساتھ قل یا یہا الکفرون، اذا جاء نصر اللہ، قل اللہ ھو اللہ احد، قل اعوذ برب الفلق اور قل اعوذ برب الناس پڑھنے کا حکم دیا۔ (درمنثور ۶/ ۴۰۶، حصن حصین ۸۹، ۹۰)

سورۂ اخلاص

اس کا نام ایک سورہ اساس بھی ہے۔

حدیث ﴿۱۲۷﴾ حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ جس نے ایک بار قل ھو اللہ احد پڑھا اس نے گویا ایک تہائی قرآن پڑھا۔ اور جس نے اسے دو بار پڑھا اس نے گویا دو تہائی قرآن پڑھا، اور جس نے اسے تین بار پڑھا اس نے گویا پورا قرآن پڑھ لیا۔ (کنز العمال ا/ ۱۲۸)

حدیث ﴿۱۲۸﴾ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔ جب حضور بستر پر جاتے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو اکٹھا کرتے اور اس میں قل ھو اللہ احد اور فلق و ناس پڑھ کر پھونکتے۔ پھر ان دونوں کو اپنے جسم پر پھیرتے، اور آگے سے شروع فرماتے، ایسا تین بار کرتے (بخاری شریف ۲/ ۷۵۰، ابوداؤد ۲/ ۳۳۳، ترمذی ۲/ ۱۷۶)

سورۂ اخلاص کی احادیث میں بہت فضیلت آئی ہے۔ "فضائل قرآن" میں مولانا افتخار احمد صاحب قادری نے پینتالیس۴۵ روایات اس کے فضائل و اعمال میں ذکر کی ہیں، ان دونوں سوتوں کو مُعوِّذتین بھی کہتے ہیں۔

سُورۂ فلق و ناس

حدیث (۱۲۹) حضرت عقبہ بن عامر سے مروی کہ رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم ہر نماز کے بعد مُعوّذات پڑھا کرو۔ (درمنثور ۶ / ۴۱۶)

یعنی فلق و ناس اور قُل ھُوَ اللّٰہُ اَحَد۔

قابلِ مطالعہ کتابیں

عمدۃ الاصول فی حدیث الرسول
علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی

میاں بیوی — اسلام کی روشنی میں
مجموعہ مقالات مقتدر علماء کرام

فرائد النور
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

حضور کی نماز
مولانا نور المصطفیٰ رضوی

اسلامی کہانیاں
مولانا احسن القادری

فیصلہ ہفت مسئلہ
حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی

انوارِ فضائل قرآن
علامہ محمد عبدالمبین نعمانی قادری

حضرت امیر خسرو کی بیٹی کے نام نصیحت
ڈاکٹر محمد شجاع منعمی

امام اور مقتدی جماعت کیلئے کب کھڑے ہوں
مفتی سید شاہد علی قادری

جدید بینکاری اور اسلام
مفتی محمد نظام الدین رضوی

سائنس اُمتِ مسلمہ کی گمشدہ میراث
ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی

مزارات پر گنبد
مجموعہ تحقیقات اکابر علماء اہلسنت

آداب الاخیار
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی

ریاضِ نعیم
صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی

حدائق بخشش
مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری

مقالاتِ کنز الایمان
مجموعہ مقالات جید علماء کرام

الارشاد الی مباحث المیلاد
علامہ محمد عالم آسی امرتسری

سنت کی آئینی حیثیت
علامہ بدر القادری

اسلامی تعلیم
مفتی جلال الدین احمد امجدی

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور فون ۷۲۲۵۶۰۵

قابلِ مطالعہ کتابیں

- **عمدۃ الاصول فی حدیث الرسول** — علامہ قاضی غلام محمود ہزاروی
- **میاں بیوی — اسلام کی روشنی میں** — مجموعہ مقالات مقتدر علماء کرام
- **فرائد النور** — صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی
- **حضور کی نماز** — مولانا نور المصطفیٰ رضوی
- **اسلامی کہانیاں** — مولانا احسن القادری
- **فیصلہ ہفت مسئلہ** — حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی
- **انوارِ فضائل قرآن** — علامہ محمد عبد المبین نعمانی قادری
- **حضرت امیر خسرو کی بیٹی کے نام نصیحت** — ڈاکٹر محمد شجاع منمی
- **امام اور مقتدی جماعت کیلئے کب کھڑے ہوں** — مفتی سید شاہد علی قادری
- **جدید بینکاری اور اسلام** — مفتی محمد نظام الدین رضوی
- **سائنس اُمتِ مسلمہ کی گمشدہ میراث** — ڈاکٹر لیاقت علی خان نیازی
- **مزارات پر گنبد** — مجموعہ تحقیقات اکابر علماء اہلسنت
- **آداب الاخیار** — صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مراد آبادی
- **ریاضِ نعیم** — صدر الافاضل سید محمد نعیم الدین مرادآبادی
- **حدائقِ بخشش** — مجدد دین وملت امام احمد رضا قادری
- **مقالاتِ کنز الایمان** — مجموعہ مقالات جید علماء کرام
- **الارشاد الی مباحث المیلاد** — علامہ محمد عالم آسی امرتسری
- **سنت کی آئینی حیثیت** — علامہ بدر القادری
- **اسلامی تعلیم** — مفتی جلال الدین احمد امجدی

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور فون ۲۲۵۴۰۵،